بارہواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

# صوبائی اسمبلی پنجاب

## بروز پیر 2 مارچ 2015ء

## فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

## بابت

## محکمہ زراعت

## بروز منگل 18 مارچ 2014 اور بروز بدھ 24 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

## ضلع میانوالی: پختہ کئے گئے کھالہ جات و دیگر تفصیلات

*2990: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران جن کھالہ جات کو پختہ کیا گیا، ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے پر کتنے کتنے اخراجات ہوئے، نالہ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) ان کھالہ جات کے لئے پچھلے پانچ سالوں میں کتنا بجٹ فراہم کیا گیا، سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ ضلع میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں، ان کو کب تک پختہ کر دیا جائے گا؟

(ہ) 2013-14 کے دوران کتنے کون کونسے مزید کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے، ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں (09-2008 تا 13-2012) کے دوران 88 کھالہ جات پختہ کیے گئے ہیں۔ نام و مقام کی تفصیل (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے 3 کروڑ 82 لاکھ 29 ہزار 481 روپے خرچ ہوئے۔ کھالہ وائز تفصیل (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے پچھلے پانچ سالوں کے دوران 3 کروڑ 96 لاکھ 2 ہزار 952 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔ سال وائز تفصیل (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مذکورہ ضلع میں 300 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں۔ اس وقت "پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ (PIPIP" کے تحت پانچ سالوں (13-2012

تا2016-17) کے دوران زیادہ سے زیادہ کھالہ جات، جن کے کاشتکار کھالے کی اصلاح کے لئے اپنے حصے کا کام کر لیں گے، کی اصلاح کی جائے گی۔

(ہ) ضلع میانوالی میں سال 2013-14 کے دوران مزید 40 کھالہ جات کو پختہ کیا جائے گا۔ان کے نام ومقام کی تفصیل (ضمیمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26فروری 2015)

بروز منگل 18مارچ 2014اور بروز بدھ 24دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیرالتواء سوال

نئے بیجوں کی دریافت کے لئے اٹھائے گئے اقدامات ودیگر تفصیلات

*2991: جناب احمد خان بھچر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا پچھلے پانچ سالوں کے دوران گندم اور کپاس کے بیجوں کے بارے میں نئی تحقیق کی گئی، مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کس کس فصل کے نئے بیج دریافت کئے گئے اور ان کے استعمال سے کسانوں کو کیا فوائد حاصل ہونگے؟

(ج) ان بیجوں کو تمام کسانوں تک پہنچانے کا کیا میکنزم اختیار کیا جارہا ہے؟

(د) کیا ہمارے تحقیقاتی ادارے انٹرنیشنل سطح پر ان بیجوں کو متعارف کروارہے ہیں؟

(تاریخ وصولی 10اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 26دسمبر 2013)

جواب

وزیرزراعت

(الف) پچھلے پانچ سالوں کے دوران گندم اور کپاس کے بیجوں کے بارے میں نئی تحقیق کی تفصیلات اس طرح سے ہیں۔

1۔ گندم:

گزشتہ 5 سالوں کے دوران گندم پر تحقیق کرنے والے تحقیقی اداروں نے گندم کی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی، موسمی تبدیلی اور پانی کی کمی کو برداشت کرنے والی 11 اقسام دریافت کیں جو درج ذیل ہیں۔

| نمبر شمار | نام اقسام | سال دریافت | نمبر شمار | نام اقسام | سال دریافت |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | لاثانی۔08 | 2008 | 2 | فیصل آباد۔08 | 2008 |
| 3 | چکوال۔50 | 2008 | 4 | معراج۔08 | 2008 |
| 5 | بارس۔11 | 2009 | 6 | آری۔11 | 2011 |
| 7 | پنجاب۔11 | 2011 | 8 | ملت۔11 | 2011 |
| 9 | آس۔11 | 2011 | 10 | دھرابی۔11 | 2011 |
| 11 | گلیکسی۔13 | 2013 | | | |

ان تمام اقسام کی علیٰحدہ علیٰحدہ خصوصیات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ کپاس

کپاس کی فصل کو پتامروڑوائرس (CLCV)، رس چوسنے اور کترکر کھانے والے کیڑوں جیسے مسائل سے بچانے کے لئے کپاس کے تحقیقی اداروں نے گزشتہ 5 سال میں کپاس کے 10 مختلف بیجوں کو دریافت کیا ہے جو درج ذیل ہیں۔

| نمبر شمار | نام اقسام | سال دریافت | نمبر شمار | نام اقسام | سال دریافت |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | سی آر ایس ایم۔38 | 2009 | 2 | ایف ایچ۔113 | 2010 |
| 3 | ایف ایچ۔114 | 2012 | 4 | ایم این ایچ۔886 | 2012 |
| 5 | ایف ایچ۔942 | 2012 | 6 | بی ایچ۔167 | 2013 |
| 7 | ایف ایچ۔118 | 2013 | 8 | ایف ایچ۔142 | 2013 |
| 9 | بی ایچ178 | 2013 | 10 | وی ایچ۔259 | 2013 |

ان تمام اقسام کی علیٰحدہ علیٰحدہ خصوصیات کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ نے پچھلے پانچ سالوں میں گندم، کپاس، چاول، گنا، مکئی، سبزیات، دالیں، تیلدار اجناس اور چارہ جات کی فصلوں کے نئے بیج دریافت کئے۔ یہ تمام فصلیں زیادہ پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بھی رکھتی ہیں۔ ان میں پانی کی کمی اور موسمی تبدیلی کو

برداشت کرنے کی بھی صلاحیت موجود ہے۔ جن کے استعمال سے کسانوں کی مجموعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

(ج) پنجاب سیڈ کونسل کی جانب سے مختلف اقسام عام کاشت کے لیے منظوری کے بعد ادارہ تحقیقاتِ بیسک بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن اور پرائیویٹ کمپنیوں کو مہیا کرتا ہے۔ یہ ادارے اس سیڈ کو اپنے فارموں پر ملٹی پلائی کر کے تصدیق شدہ بیج کسانوں کو مہیا کرتے ہیں۔

(د) ہمارے تحقیقاتی ادارے پنجاب کیلئے اقسام تیار کرتے ہیں تاہم یہ بیج باقی صوبوں میں بھی کاشت کیے جاتے ہیں اور یہ بیج ان فصلوں پر کام کرنے والے متعلقہ بین الاقوامی اداروں کو بھی مہیا کیے جاتے ہیں۔ جو کہ اس کو تحقیقی مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

بروز بدھ 24 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

صوبہ میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کی تفصیلات

*1183: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی ہے اور اس متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لیے کیا کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ب) گزشتہ تین سال میں کتنی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا؟

(ج) گزشتہ تین سال میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے پر کتنے اخراجات ہوئے اور ان اخراجات میں سے حکومت پنجاب نے کتنی رقم فراہم کی اور وفاقی حکومت نے کیا مالی تعاون کیا؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبہ پنجاب کے نہری آبپاش علاقوں میں سیم (Water Logged) سے متاثرہ رقبہ پچاس ہزار ایکڑ ہے۔ جبکہ کلر و تھور (Saline and Sodic) سے متاثر رقبہ اکیس لاکھ ایکڑ ہے۔

ریفرنس Punjab Development Statistics 2004 جبکہ سائل سروے آف پنجاب 1998 کے مطابق پنجاب میں کلر وتھور (Saline and Sodic) سے متاثرہ رقبہ پچپن لاکھ ایکڑ ہے۔ پنجاب کے تین اضلاع (جھنگ، سرگودھا اور حافظ آباد) میں سیم اور کلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کی بحالی کا منصوبہ بائیو سیلائن۔II حکومت پنجاب اور UNDP کے اشتراک سے 2007 سے 2012 کو مکمل ہوا۔

جبکہ جنوبی پنجاب میں کلراٹھی (salt affected soils) زمینوں کی بحالی کے لیے ایک سٹیشن جس کا نام سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان شروع کیا گیا جس کا مقصد کلراٹھی (salt affected soils) زمینوں کی بحالی اور کھارے پانی (Brackish water) کے استعمال سے مختلف ٹیکنالوجیز کا فروغ تھا جو ستمبر 2010 سے لے کر جون 2013 میں مکمل ہوا۔

(ب) منصوبہ برائے سیم وکلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن۔II کے تحت دو لاکھ ایکڑ سیم اور کلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کو قابل کاشت بنانا تھا۔ جبکہ تقریباً ایک لاکھ اناسی ہزار چار سو پینتیس ایکڑ رقبہ قابل کاشت بنایا گیا۔ جنوبی پنجاب میں کلراٹھی (Salt affected soils) زمینوں کی بحالی کے لیے قائم کردہ سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان کے تحت 55 ایکڑ رقبہ پر نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔ اسی سٹیشن سے 14-2013 کے دوران حکومت پنجاب کی معاونت سے جپسم اور دیگر پیداواری مداخل فراہم کر کے جنوبی پنجاب کے پانچ اضلاع (بہاول نگر، ملتان، مظفر گڑھ، لیہ اور رحیم یار خاں) میں کاشتکاروں کے اشتراک سے 6.449 ملین روپے سے ایک ہزار ایکڑ رقبہ کی اصلاح کی ہے۔ سال 15-2014 میں یہی سٹیشن 9.885 ملین روپے سے ایک ہزار ایکٹر کی کسانوں کے اشتراک سے اصلاح کر رہا ہے۔

(ج) پی سی ون کے مطابق منصوبہ برائے سیم وکلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کی زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن II 2007 تا 2012 میں مکمل کیا گیا۔ منصوبہ کا اصل بجٹ کچھ اس طرح سے تھا۔

کل بجٹ اصلی 795.519= ملین

ترمیم شدہ بجٹ 1056.504 ملین

منصوبہ پنجاب کا حصہ 530.366(66.66%)

یو این ڈی پی 265.153= ملین (33.33%)

ترمیم شدہ بجٹ میں پنجاب کا حصہ (704.27 ملین)(66.66%)

یو این ڈی پی کا حصہ (352.13 ملین)(33.33%)

جبکہ جنوبی پنجاب میں سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان کی پوری لاگت حکومت پنجاب نے مہیا کی جو کہ 33.34 ملین تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

بروز بدھ 24 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع جہلم: سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1190: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جہلم میں سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ سبزی اور فروٹ منڈیوں کا رقبہ اور دکانوں کی تفصیل کیا ہے، علیحدہ علیحدہ بیان کی جائے؟

(ج) سال 12-2011 اور 13-2012 میں ان دکانوں سے حاصل ہونے والی آمدن اور ان منڈیوں کے اخراجات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 09 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 9 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع جہلم میں سبزی اور فروٹ منڈیوں کی تعداد 2 ہے۔

1۔ سبزی و پھل منڈی جہلم 2۔ سبزی و پھل منڈی دینہ

(ب) سبزی و پھل منڈی جہلم کا رقبہ 18 کنال 4 مرلے ہے اور دکانوں کی تعداد 28 عدد ہے۔

سبزی و پھل منڈی دینہ کا رقبہ 8 کنال 3 مرلے ہے اور دکانوں کی تعداد 48 عدد ہے۔

(ج) سبزی و پھل منڈی جہلم کی دکانوں کی آمدن اور اخراجات سال وار اس طرح سے ہیں۔

| نمبر شمار | سال | آمدن (روپوں میں) | اخراجات (روپوں میں) |
|---|---|---|---|
| 1 | 2011-12 | 6لاکھ 24ہزار | 60ہزار |
| 2 | 2012-13 | 6لاکھ 35ہزار | 60ہزار |

سبزی و پھل منڈی دینہ کی آمدن اور اخراجات سال وار اس طرح سے ہیں۔

| نمبر شمار | سال | آمدن (روپوں میں) | اخراجات (روپوں میں) |
|---|---|---|---|
| 1 | 2011-12 | 5لاکھ 44ہزار | 1لاکھ 20ہزار |
| 2 | 2012-13 | 5 لاکھ 60ہزار | 1لاکھ 20ہزار |

(تاریخ وصولی جواب 27فروری 2015)

بروز بدھ 24دسمبر 2014کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع شیخوپورہ: زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*1843: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں جنوری 2011سے مارچ 2013زراعت کی ترقی کیلئے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے اور کتنی نئی مشینری خریدی گئی؟

(ب) مشینری کے لئے کل کتنا فنڈ جاری کیا گیا، کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے؟

(ج) محکمہ زراعت ضلع شیخوپورہ میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے، کیا Strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 15اگست 2013تاریخ ترسیل 28اکتوبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ ضلع میں جنوری 2011سے مارچ 2013زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

#حکومت پنجاب نے سال 2012 میں گرین ٹریکٹر سکیم کے تحت ضلع شیخوپورہ میں کاشتکاروں کو 263 عدد ٹریکٹر فی ٹریکٹر 2 لاکھ روپے سبسڈی پر بذریعہ قرعہ اندازی فراہم کئے جن پر کل 5 کروڑ 26 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

# گندم ودھان کی فصلات کے لئے 120 نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔

# زرعی ادویات کے 595 نمونہ جات لئے گئے اور غیر معیاری نمونہ جات کے خلاف 9 ایف آئی آر جبکہ کھادوں کے 456 نمونہ جات اور غیر معیاری نمونہ جات کے خلاف 20 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

# مہنگی کھاد بیچنے اور غیر قانونی کاروبار کرنے والوں کے خلاف 25 ایف آئی آر اور مہنگی زرعی ادویات اور غیر قانونی کاروبار کرنے والوں کے خلاف 2 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

# کچن گارڈننگ سکیم کے تحت مختلف سبزیات کے 8 ہزار پیکٹس کسانوں میں تقسیم کئے گئے۔

# تحقیقاتی ادارہ کالا شاہ کاکو نے چاول کی تین نئی اقسام 515، پی ایس 2 اور کے ایس کے 434 متعارف کروائیں۔

# مذکورہ عرصہ کے دوران نہری کھالہ جات کے کل 101 غیر اصلاح شدہ کھالوں اور 30 فیصد سے کم پختہ شدہ کھالوں کی اصلاح اور پختگی کی گئی اور غیر نہری علاقوں میں 16 اریگیشن سکیمیں تعمیر کی گئی۔

# 10 عدد ڈرپ / سپرنکلر اریگیشن سسٹم کی تنصیب کی گئی۔

# زمین ہموار کرنے کے لئے کسانوں کو 7 بلڈوزر فراہم کئے جس پر محکمہ نے 1 کروڑ 58 لاکھ 32 ہزار 701 روپے کی سبسڈی دی۔

# 93 بائیو گیس پلانٹس نصب کئے جن پر مبلغ 50 ہزار روپے کے حساب سے بائیو گیس ڈرم فی بائیو گیس پلانٹ فراہم کئے جس پر محکمہ نے مبلغ 46 لاکھ 50 ہزار روپے کی سبسڈی دی۔

# زیر زمین پانی کی مقدار اور کوالٹی جاننے کے لئے بذریعہ رزسٹیوٹی میٹر 353 ٹیسٹ کئے گئے جس پر محکمہ نے 3 لاکھ 35 ہزار روپے کی سبسڈی دی۔

# پاور وینچ اور ہینڈ بورنگ پلانٹس کے ذریعے 199 ٹیوب ویلز کے لئے 32071 فٹ ڈرلنگ کی گئی جس پر محکمہ نے 3 لاکھ 20 ہزار 710 روپے کی سبسڈی دی۔

دھان کی مشینی کاشت کے لئے 12 نئے آلات خریدے گئے ہیں۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران مشینری کی خریداری / سبسڈی کی مد میں کل 7 کروڑ 4 لاکھ 27 ہزار روپے جاری ہوئے جبکہ 7 کروڑ 2 لاکھ 21 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ج) محکمہ زراعت ضلع شیخوپورہ میں کل سٹاف کی تعداد 793 ہے جبکہ 91 اسامیاں خالی ہیں۔ بھرتی پر پابندی کی وجہ سے سٹاف Strength کے مطابق نہیں ہے۔ جیسے ہی بھرتی پر پابندی پر ختم ہو گی تو خالی اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

بروز بدھ 24 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ساہیوال: محکمہ زراعت سے متعلقہ دفاتر کی تفصیلات

*3619: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ج) ان دفاتر میں کون کون سے فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(د) ان دفاتر کے لئے سال 12-2011، 13-2012 اور 14-2013 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ہ) ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے کتنے اخراجات ہوئے؟

(و) ان دفاتر نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران ساہیوال میں کسانوں اور کاشتکاروں کے لئے کیا کیا منصوبہ جات اور سہولیات فراہم کی ہیں؟

(تاریخ وصولی 8 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع ساہیوال میں اس وقت محکمہ زراعت کے کل 88 دفاتر ہیں۔

(ب)ان دفاتر میں تعینات ملازمین کی کل تعداد 668 ہے۔ عہدہ اور گریڈ وائز تفصیلات (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) مذکورہ دفاتر میں جو فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں ان کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان تمام دفاتر کے لئے مذکورہ عرصہ میں کل 1 ارب 85 کروڑ 72 لاکھ 59 ہزار 262 روپے کا بجٹ مختص کیا گیا۔

(ہ) ان دفاتر کے درج بالا عرصہ کے دوران کل 72 کروڑ 75 لاکھ 30 ہزار 832 روپے کے اخراجات ہوئے۔

(و) ان دفاتر نے سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران ساہیوال میں کسانوں اور کاشتکاروں کے لئے جو منصوبہ جات اور سہولیات فراہم کی ہیں ان کی تفصیل (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

برو ز بدھ 24 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

پنجاب بھر میں کپاس کی کاشت کے تربیتی کورس سے متعلقہ تفصیلات

*4130: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں کپاس کاشت کرنے والے اضلاع میں زرعی ماہرین کی ٹیمیں کپاس کی کاشت بروقت کرنے، بہتر نگہداشت، کیڑوں و بیماریوں کے کنٹرول، بروقت آبپاشی صاف چنائی اور بعد از چنائی سنبھال کے متعلق مکمل ٹریننگ فراہم کرتی ہیں؟

(ب) یہ ٹیمیں کن کن اضلاع میں کام کر رہی ہیں، ہر ضلع میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں؟

(ج) ان ٹیموں کی کارکردگی سے ان دو سالوں کے دوران کپاس کی فصل میں کتنا اضافہ فی ایکڑ ہوا ہے؟

(د) اگر ان ٹیموں کی کارکردگی ان سالوں کی مایوس کن ہے تو پھر حکومت نے ان کے خلاف کیا ایکشن لیا ہے؟

(تاریخ وصولی 05 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 13 مئی 2014)

## جواب

**وزیر زراعت**

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ کپاس کے اضلاع میں زرعی ماہرین کی ٹیمیں کاشتکاروں کو کپاس کے تمام کاشتی امور کے بارے میں بروقت آگاہی کے لیے مکمل ٹریننگ فراہم کرتی ہیں۔

(ب) یہ ٹیمیں جو 340 زرعی ماہرین پر مشتمل ہیں، کپاس کی کاشت کے اضلاع ملتان، لودھراں، وہاڑی، خانیوال، ساہیوال، پاکپتن، اوکاڑہ، بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان، مظفرگڑھ راجن پور، لیہ، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، چینوٹ اور بھکر میں کام کر رہی ہیں۔ ضلع وار زرعی ماہرین کی تعداد کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ ٹیمیں کاشتکاروں کو کپاس کے تمام پیداواری مراحل کے بارے میں تفصیلاً آگاہ کرتی ہیں کپاس کی پیداوار میں زرعی تربیت کے علاوہ بھی بہت سے مراحل درپیش ہیں لیکن اس کے باوجود کپاس کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| سال | پیداوار (من/ایکڑ) | گانٹھوں کی تعداد (ہزار) |
|---|---|---|
| 2010-11 | 18.70 | 7,854 |
| 2011-12 | 22.86 | 11,129 |
| 2012-13 | 21.47 | 9,526 |
| 2013-14 | 21.64 | 9,145 |
| 2014-15 | 22.54 | 9.902 |

(د) چونکہ ان ٹیموں کی کارکردگی تسلی بخش ہے جیسا کہ جز (ج) کے جدول سے ظاہر ہے لہٰذا حکومت ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لے رہی۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

## بروز بدھ 24 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

## ضلع میانوالی میں زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4238: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع میانوالی میں 2010ء سے اب تک زراعت کی ترقی کے لیے کون کون سے اقدامات اٹھائے گئے اور کتنی نئی مشینری خریدی گئی؟

(ب) مشینری کے لیے کتنا فنڈز جاری کیا گیا اور کتنا خرچ کیا گیا؟

(ج) محکمہ زراعت ضلع میانوالی میں کون کونسے سکیل میں کتنا سٹاف کام کر رہا ہے اور کیا وہ Strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔

(تاریخ وصولی 18 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ ضلع میں 2010 سے اب تک زراعت کی ترقی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

#حکومت پنجاب کی طرف سے ضلع میانوالی میں چھوٹے کاشتکاروں کو 10-2009ء میں 285 عدد اور 13-2012ء میں 119 گرین ٹریکٹرز بذریعہ قرعہ اندازی 2 لاکھ روپے فی ٹریکٹر سبسڈی پر فراہم کئے۔ جس پر 8 کروڑ 8 لاکھ روپے خرچ ہوئے۔

#حکومت نے کاشتکاروں کو 512 ہنیڈ سپریئرز (Hand Sprayer)، 120 بینڈ پلیسمنٹ ڈرلز (Bend Placement Drill)، 52 ربیع ڈرلز (Rabi Drill) اور 18 سیڈ گریڈرز (Seed Grader) بھی 50 فیصد سبسڈی پر فراہم کیے۔ جس پر 66 لاکھ 36 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

# 27 لیزر لینڈ لیور کی سبسڈی پر فراہمی، جس پر 60 لاکھ 75 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

# 25 عدد آبپاش سکیموں (Irrigation Schemes) کی تکمیل، 78 عدد کھالہ جات کی اصلاح و پختگی اور 30 مختلف جگھوں پر 265 ایکڑ رقبہ پر ڈرپ / سپر نکلر سسٹم کی تنصیب کی گئی۔

# 24 عدد بائیو گیس پلانٹ میں مد میں 12 لاکھ روپے کے فنڈز جاری کئے گئے اور زمینداروں پر رقبہ پر 279 ٹیوب ویل بور کئے گئے۔

# گندم کی پیداوار میں اضافہ اور کاشتکاروں کو جدید زرعی ٹیکنالوجی سے روشناس کروانے کے لیے 158 عدد نمائشی پلاٹس لگائے گئے۔ جن پر کھاد، بیج اور دوائی وغیرہ کے لیے 15 لاکھ 80 ہزار روپے خرچ کیے۔

# سبزیوں کے رقبہ اور پیداوار میں اضافہ کے لیے 5 عدد واک ان ٹنل اور 5 عدد پست ٹنل کاشتکاروں کے رقبہ پر 50 فیصد رعایت پر لگائی گئیں۔ جس پر حکومت پنجاب نے 11 لاکھ روپے کی رعایت مہیا کی۔

# مذکورہ عرصہ کے دوران مٹی اور پانی کے کل 19573 نمونہ جات کے تجزیات کئے گئے۔

# 2010 سے اب تک روغندار اجناس جن میں تل، گوارہ، مونگ، توریا، رایا انمول، کینولہ، السی اور جو شامل ہیں، کے مجموعی طور پر 74018 کلو گرام خالص بیج تیار کئے گئے۔

# مذکورہ عرصہ کے دوران گندم، کپاس، مونگ، جنئی، مونگ پھلی اور گوار جیسی فصلات کا مجموعی طور پر 61006 کلو گرام بیج تیار کیا گیا۔

# مذکورہ عرصہ کے دوران پالک اور گھیا توری کا مجموعی طور پر 706 کلو گرام بیج تیار کیا گیا۔

(ب) مشینری کے لئے مذکورہ عرصے کے دوران 9 کروڑ 67 لاکھ 6 ہزار روپے جاری ہوئے جس میں 9 کروڑ 66 لاکھ 51 ہزار روپے خرچ ہوئے۔

(ج) ضلع میانوالی میں محکمہ زراعت کے سٹاف کی کل منظور شدہ تعداد 484 ہے جس میں یکم اگست 2014 تک 87 پوسٹیں خالی ہیں۔ 79 پوسٹیں براہ راست بھرتی کی ہیں۔ جیسے ہی بھرتی پر پابندی ختم ہو گی تو ان کو پُر کر لیا جائے گا۔ شعبہ وار / سکیل وار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

بروز بدھ 24 دسمبر 2014 کے ایجنڈا سے زیر التواء سوال

ضلع میانوالی: حلقہ پی پی 45 میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*4239: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 45 میانوالی میں سال 2012 اور 2013 کے دوران جو کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں ان کے نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب)اس وقت حلقہ ہذامیں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے نیز کھالوں کو پختہ کرنے کے لیے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(ج)مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے اور کیوں؟

(تاریخ وصولی 18 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 11 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف)حلقہ پی پی 45 ضلع میانوالی میں 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کل 6 کھالہ جات کو پختہ تعمیر کیا گیا۔ان کھالہ جات کے نمبر اور گاؤں مع لاگت کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)اس وقت حلقہ ہذامیں 12 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔مزید برآں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کوئی رقم وصول نہیں کی جاتی البتہ کھال کی پختگی پر راج، مزدوروں کی مزدوری اور کچے کھال کی اصلاح زمینداران کے ذمہ ہوتی ہے۔

(ج)مذکورہ حلقہ میں 104 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ ہیں۔

البتہ پنجاب حکومت کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ "(PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

زراعت کی پیداوار کو بہتر کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*1224: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں زراعت کی پیداوار کو بہتر کرنے کیلئے زرعی تحقیقاتی اداروں نے گندم، چاول، گنا اور کپاس کی جو نئی اقسام گزشتہ پانچ سالوں میں Introduce کروائی ہیں ان کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اب تک نئی ورائٹی نہ آنے سے اوسط پیداوار میں کمی واقع ہوئی ہے اور کسانوں کو کھادوں سپرے وغیرہ استعمال بہت زیادہ کرنا پڑ رہا ہے، جس سے کسان پریشان ہیں؟

(ج) کیا حکومت زرعی تحقیقاتی اداروں کے ذریعے نئی ورائٹیاں جس سے فصلوں کو بیماریوں سے بچاؤ اور فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کا کوئی طریقہ متعارف کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 10 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 4 ستمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب میں ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد نے گزشتہ پانچ سالوں میں گندم، چاول، گنا اور کپاس کی کل 23 نئی اقسام بنائی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ گندم: 10
2۔ چاول 3
3۔ گنا 2
4۔ کپاس 8

میزان: 23

(ب) یہ درست نہ ہے۔ نئی اقسام کے آنے سے اوسط پیداوار میں اضافہ ہوا ہے جس کا تقابلی جائزہ درج ذیل ہے:۔

| نمبر شمار | فصل | اوسط پیداوار 71-1970 (من فی ایکڑ) | اوسط پیداوار 12-2011 (من فی ایکڑ) |
|---|---|---|---|
| 1 | گندم | 11 | 28 |
| 2 | چاول | 13 | 19 |
| 3 | گنا | 357 | 570 |
| 4 | کپاس | 9 | 22 |

(ج)فصلوں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ اور بیماریوں سے بچاؤ کے لئے مدافعت والی اقسام کی دریافت ہی ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے اہم اغراض ومقاصد میں سے ایک ہے۔ان اغراض ومقاصد پر کام کرتے ہوئے اس ادارے نے اپنے قیام سے لے کر اب تک فصلوں کی 423اقسام متعارف کروائی ہیں ان اقسام میں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت بھی پائی جاتی ہے اور فی ایکڑ پیداوار بھی پرانی اقسام سے زیادہ ہے

(تاریخ وصولی جواب 25فروری 2015)

سیالکوٹ:آلو ریسرچ اسٹیشن کا قیام ودیگر تفصیلات

*2458:ڈاکٹر سید وسیم اختر:کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)آلو ریسرچ اسٹیشن سیالکوٹ کب قائم کیا گیااس فارم پر ریسرچ کے نتیجہ میں کون کون سی آلو کی اقسام صوبہ پنجاب کے موسمی حالات اور کاروباری تقاضوں کو سامنے رکھ کر تیار کی گئی ہیں اور اس ریسرچ فارم کی تحقیقات کے نتیجہ میں آلو کی فی ایکڑ پیداوار میں کتنا اضافہ ہوا ہے آخری ریسرچ کب منظر عام پر لائی گئی؟

(ب)اس ریسرچ اسٹیشن پر کتنے ملازمین ہیں ان میں کتنے ریسرچ فیلوز ہیں اور ان ریسرچ فیلوز کی تعلیمی قابلیت کیا ہے۔کیا ان ریسرچ فیلوز میں پی ایچ ڈی ہولڈرز بھی شامل ہیں۔کیا ان کی تحقیقات بین الاقوامی تحقیقاتی زرعی جرنلز میں کبھی شائع ہوئی ہیں؟

(ج)اس ریسرچ اسٹیشن کا سالانہ بجٹ کیا ہے 13-2012 سے بجٹ میں کتنی رقم رکھی گئی، کتنی خرچ ہوگئی، کیا کوئی آمدنی کے بھی ذرائع ہیں اور وہ کیا ہیں اس عرصہ میں کتنی آمدنی ہوئی؟

(تاریخ وصولی 11ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف)آلو ریسرچ انسٹیٹیوٹ ساہیوال میں ہے۔جبکہ آلو ریسرچ اسٹیشن، سیالکوٹ 1964 میں مری سے سیالکوٹ منتقل ہوا۔اس کے مزید دو سب اسٹیشن مری اور فیصل آباد میں بھی واقع ہیں۔

اس فارم پر ریسرچ کے نتیجہ میں آلو کی اب تک 15 نئی اقسام کاشت کیلئے منظور کی گئیں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔1960 میں آلو کی فی ایکڑ پیداوار 100 من تھی جبکہ 13-2012 میں 242 من فی ایکڑ تک ہے۔آخری ریسرچ پی آر آئی لال (PRI-Red-2012) 2013 میں منظر عام پر لائی گئی ہے۔

(ب) سیالکوٹ ریسرچ اسٹیشن کے ملازمین کی کل تعداد 47 ہے۔ جن میں 9 ریسرچ سائنس دان ہیں۔3 ریسرچ سائنس دان حاضر سروس ہیں اور 6 پوسٹیں خالی ہیں۔ان میں سے 2 ایم ایس سی آنرز ایگریکلچر اور 1 پی ایچ ڈی ہے۔ جن کی 6 عدد تحقیقاتی مقالہ جات ملکی زرعی تحقیقاتی جرنلز میں شائع ہو چکی ہیں۔

(ج) مذکورہ مالی سال میں سیالکوٹ ریسرچ سٹیشن کے سالانہ بجٹ کی مد میں 1 کروڑ 13 لاکھ 86 ہزار 500 روپے رکھے گئے جبکہ 1 کروڑ 8 لاکھ 35 ہزار 293 روپے خرچ ہوئے۔آمدن کے ذرائع میں آلو کی اضافی پیداوار و دیگر فصلات / چارہ جات کی نیلامی شامل ہیں۔ جس سے 2 لاکھ 12 ہزار 916 روپے حاصل ہوئے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)</u>

<u>صوبہ میں غیر معیاری بیج فراہم کرنے والی کمپنیوں کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

<u>*2459:ڈاکٹر سید وسیم اختر</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں غیر معیاری بیج فراہم کرنے والی بے شمار سیڈ کمپنیاں ہیں جو Unapproved بیج فراہم کرتی ہیں اس کے علاوہ بے شمار جنرز اور پرائیویٹ لوگ بھی غیر معیاری بیج غیر قانونی طور پر فروخت کرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ناقص بیج کی فراہمی اور فروخت کی روک تھام کے لئے صوبائی حکومت کے پاس کوئی بھی قانون اور اختیار موجود نہیں ہے؟

(ج) پنجاب حکومت نے غیر معیاری بیج اور غیر معیاری زرعی ادویات کی فراہمی کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں کیا اس کے لئے حکومت مؤثر قانون سازی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د)بیج اورادویات کا معیارچیک کرنے کے لئے کہاں کہاں اعلیٰ معیار کی لیبارٹریز قائم ہیں اور جنوری 2011 تا دسمبر 2012 کتنے نمونے لے کر ٹیسٹ کئے گئے اور ان کے کیا نتائج آئے؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی نہیں۔ صوبہ پنجاب میں رجسٹرڈ کمپنیوں کی تعداد 600 ہے جو وفاقی حکومت کے محکمہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن ورجسٹریشن کے ماتحت ہیں۔ان کمپنیوں کو بین الاقوامی معیار کے مطابق ٹیسٹ کر کے رجسٹر کیا جاتا ہے اور صرف منظور شدہ بیج تیار کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔البتہ جو کمپنیاں یا افراد غیر قانونی کاروبار میں ملوث ہوتے ہیں ان کے خلاف فیڈرل سیڈ ایکٹ 1976 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ غیر قانونی بیج کے کاروبار میں ملوث لوگوں کے خلاف وفاقی سیڈ ایکٹ 1976 کے تحت کارروائی کی جاتی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ غیر معیاری بیج کی روک تھام کرنے کا ذمہ وفاقی حکومت کے محکمہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن ورجسٹریشن کے پاس ہے 2008 میں زرعی ادویات میں ملاوٹ کی شرح 18.7% پائی گئی جس کے سدباب کے لئے حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل فوری اقدامات اٹھائے:۔

#صوبائی ٹاسک فورس کو بحال کیا گیا اور ضلع کی سطح پر ڈی سی او کی صدارت میں ٹاسک فورس کی سب کمیٹیاں بنائی گئیں۔ جن میں محکمہ زراعت، پولیس اور حکومتی وکلاء، زرعی صنعت اور کسانوں کے نمائندے / افسران شامل کئے گئے۔

#ضلعی کمیٹیوں سے روابط کے لیے صوبائی ٹاسک فورس نے باقاعدگی سے دورے کئے۔

#مخبری کے نتیجے میں فوری چھاپہ مار کر جعلی و غیر معیاری زرعی ادویہ کی تیاری یا فروخت میں ملوث پائے گئے افراد کے خلاف قانون کے تحت کارروائی مکمل کی جاتی ہے۔

#ہر ضلع میں زرعی ادویات کے مقدمات کی سماعت کیلئے ایک عدالت اور ایک دن مقرر کیا گیاتاکہ فیلڈافسران / انسپکٹرز کسانوں کی زرعی فصلات کا معائنہ بھی باقاعدگی سے کر سکیں۔

#ہر سال فصلوں پر زرعی ادویات کے عروج کے دنوں میں محکمہ زراعت کے 267 انسپکٹرز اعلیٰ افسران کی رہنمائی میں باقاعدہ مہم چلارہے ہیں۔

#ان اقدامات کے باعث زرعی ادویات میں ملاوٹ کی شرح کم ہوکر 31-12-2014 تک 3.88% رہ گئی ہے۔ جس کو صفر کی سطح پر لانے کے لئے حکومت پنجاب پختہ عزم رکھتی ہے۔

(د) صوبہ پنجاب میں سیڈ کے معیار کو جانچنے کے لئے محکمہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن کی 14 لیبارٹریاں لاہور، گوجرانوالہ، ساہیوال، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سرگودھا، بھکر، بہاولنگر، بہاولپور، وہاڑی، خانیوال، ملتان، ڈی جی خان اور رحیم یار خان میں قائم ہیں۔

ان لیبارٹریوں کو فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن کے سیڈ انسپکٹروں نے مذکورہ عرصے کے دوران 350 نمونے بھجوائے جن میں سے 318 غیر ممنوعہ، غیر تصدیق شدہ اور غیر معیاری پائے گئے جن کے چالان عدالتوں میں پیش کر دیئے گئے۔ پنجاب میں زرعی ادویات کا معیار چیک کرنے کی لیبارٹریاں فیصل آباد، ملتان، کالاشاہ کاکو (لاہور) اور بہاولپور میں قائم ہیں۔ جبکہ اسی عرصہ کے دوران محکمہ زراعت پنجاب نے زرعی ادویات کے کل 15 ہزار 772 نمونہ جات حاصل کرکے تجزیہ گاہوں کو

بھجوائے جن میں سے 485 نمونہ جات جعلی و غیر معیاری پائے گئے۔ ملوث پائے گئے افراد کے خلاف موجودہ قوانین کے تحت 598 ایف آئی آرز درج کروائی گئیں۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

ضلع میانوالی: جعلی بیج فروخت کرنے والوں کے خلاف کارروائی و دیگر تفصیلات

*2992: جناب احمد خان بھچر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) زرعی اجناس کے بیجوں کی کوالٹی کو چیک کرنے کی ذمہ داری کس ادارے کی ہے اور ضلع میانوالی میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران مارکیٹس سے کتنا جعلی بیج اٹھایا گیا۔ سال وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) جعلی بیج فروخت کرنے والوں کے خلاف متعلقہ ادارے نے کیا کارروائی کی، ان کو کیا کیا سزائیں دلوائی گئیں، ان کی سال وائز مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جعلی / غیر معیاری بیج کی روک تھام کی ذمہ داری وفاقی حکومت کے ادارے فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن ورجسٹریشن (Federal Seed Certification & Registration Department) کے پاس ہے۔

متعلقہ وفاقی ادارے کے مطابق گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع میانوالی سے جعلی بیجوں کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی لہٰذا مذکورہ عرصہ کے دوران ضلع میانوالی میں مارکیٹوں سے کوئی جعلی بیج نہیں اٹھایا گیا ہے۔

(ب) جیسے کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ گزشتہ پانچ سالوں میں ضلع میانوالی میں مارکیٹوں سے کسی قسم کا کوئی جعلی بیج برآمد نہیں ہوا لہٰذا کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

## ضلع فیصل آباد: مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*3153: میاں طاہر: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں مارکیٹ کمیٹیاں کتنی ہیں، ہر ایک کا نام بتائیں؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے آمدن کے ذرائع کیا ہیں؟

(ہ) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹر/ چیئرمین کون کون ہیں؟

(و) ان مارکیٹ کمیٹیوں کا دائرہ کار کہاں کہاں تک ہے؟

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع فیصل آباد میں 6 مارکیٹ کمیٹیاں ہیں ان کے نام، جائے مقام اور نام چیئرمین کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس جز کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے مذکورہ سالوں کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ذرائع آمدن میں مارکیٹ فیس ولائسنس فیس ازاں سبزی منڈیاں، غلہ منڈیاں، ایگروانڈسٹریز (فلور ملز، آئل ملز، شوگر ملز، گھی ملز، محکمہ خوراک، فوڈانڈسٹریز، ٹیکسٹائل ملز، فیڈ ملز، چوکر ممنی، سپننگ ملز، دال فیکٹری، گتہ فیکٹری) منافع جات انوسٹمنٹ، کرایہ جات دُکانات، ٹھیکہ جات سائیکل سٹینڈ، ریٹ لِسٹ، فروختگی پلاٹ وغیرہ شامل ہیں۔

(ہ) اس جز کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(و) مذکورہ کمیٹیوں کے دائرہ کار کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

| نام مارکیٹ کمیٹی | دائرہ کار کی تفصیل |
|---|---|
| فیصل آباد | مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کا دائرہ کار تحصیل فیصل آباد پر مشتمل ہے۔ |
| جڑانوالہ | مارکیٹ کمیٹی جڑانوالہ کا دائرہ کار تحصیل جڑانوالہ پر مشتمل ہے۔ |
| سمندری | مارکیٹ کمیٹی سمندری کا دائرہ کار تھانہ صدر سمندری، تھانہ سٹی اور تھانہ ترکھانی پر مشتمل ہے۔ |
| چک جُھمرہ | مارکیٹ کمیٹی چک جُھمرہ کا دائرہ کار تحصیل چک جُھمرہ پر مشتمل ہے۔ |
| تاندلیانوالہ | مارکیٹ کمیٹی تاندلیانوالہ کا دائرہ کار تھانہ تاندلیانوالہ، تھانہ گڑھ، تھانہ بالک پر مشتمل ہے۔ |
| ماموں کانجن | مارکیٹ کمیٹی ماموں کانجن کا دائرہ کار تھانہ ماموں کانجن اور تھانہ مریدوالہ پر مشتمل ہے۔ |

(تاریخ وصولی جواب 27 فروری 2015)

## فیصل آباد: محکمہ زراعت کے دفاتر و دیگر تفصیلات

*3154: میاں طاہر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

الف) فیصل آباد میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) ہر دفتر میں کتنے ملازم عہدہ، گریڈ وائز تعینات ہیں؟

ج) ان دفاتر کے سال 12-2011 اور 13-2012 کے بجٹ کی تفصیل مدوائز اور دفتر وائز بتائیں؟

(د) ہر دفتر میں کسانوں کے لئے کیا کام سرانجام دیا جاتا ہے؟

(ہ) ہر دفتر میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) مذکورہ ضلع میں محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات کے کل 60 دفاتر ہیں جو فیصل آباد، جڑانوالہ، سمندری، تاندلیانوالہ چک جھمرہ، ماموں کانجن میں چل رہے ہیں۔

(ب)فیصل آباد میں محکمہ زراعت میں کل 2640 ملازمین تعینات ہیں۔ ملازمین کی عہدہ، گریڈ وائز تعیناتی کی شعبہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ان دفاتر کے مذکورہ سالوں کے بجٹ کی مد وائز تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)ان دفاتر کے کسانوں کے لئے جو کام سرانجام دئے جاتے ہیں ان کی شعبہ وار تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)اس جز کا جواب جز (د) میں دے دیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)</u>

<u>فاڈر ریسرچ انسٹیٹیوٹ سرگودھا سے متعلقہ تفصیلات</u>

*3416: <u>جناب شہزاد منشی</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فاڈر ریسرچ انسٹیٹیوٹ سرگودھا کا کل رقبہ کتنا ہے اور یہ کب کس مقصد کے لئے بنایا گیا تھا؟

(ب)اس کا مالی سال 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 کا بجٹ مد وائز اور سال وائز بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس ادارے نے اپنے قیام سے آج تک 22 چارہ جات کی اقسام دریافت کی ہیں، ان اقسام اور چارہ کا نام بتائیں؟

(د) اس ادارے کے پاس کون کون سی مشینری ہے، یہ کب خرید کی گئی تھی، کون کون سی مشینری کب سے ناکارہ پڑی ہوئی ہے اور چالو حالت میں کون کون سی مشینری ہے، اس مشینری کے سال 11-2010، 12-2011 اور 13-2012 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 17 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 10 فروری 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) فاڈر ریسرچ انسٹیٹیوٹ، سرگودھا کا کل رقبہ 116 ایکڑ ہے۔ یہ ڈائریکٹوریٹ 1981ء میں بنایا گیا تھا۔ اس ادارے کے بنانے کا مقصد مختلف چارہ جات کی اقسام پر تحقیق کا کام کرنا ہے۔

(ب)ادارہ ہذا کے بجٹ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)اس ادارے نے اپنے قیام سے آج تک چارہ جات کی 23اقسام دریافت کی ہیں۔ان اقسام کانام اور خصوصیات کی تفصیل(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ادارہ کے پاس کوئی ناکارہ مشینری نہیں ہےاور موجودہ تمام مشینری چالو حالت میں ہے۔ مشینری،وقت خریداور اخراجات کی تفصیل(د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب26فروری2015)

لاہور:کوٹ لکھپت مارکیٹ کمیٹی سے متعلقہ تفصیلات

*3572:جناب شہزاد منشی:کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف)کوٹ لکھپت مارکیٹ کمیٹی کب قائم کی گئی تھی؟

(ب)اس مارکیٹ کمیٹی کے کل ملازمین کی تعداد عہدہ و گریڈوائز بتائیں؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی کو سال13۔2012میں کتنی آمدن کون کون سی مدات سے حاصل ہوئی؟

(د) مارکیٹ کمیٹی کے دکانوں اور اراضی کی کیا تفصیل ہے؟

(ہ) مارکیٹ کمیٹی نے سال13۔2012کے دوران کتنے اخراجات مدوائز کیے ہیں اور کون کون سے کتنے تخمینہ لاگت سے ترقیاتی کام مکمل کیے گئے؟

(تاریخ وصولی3جنوری2014تاریخ ترسیل28مارچ2014)

جواب

وزیرزراعت

(الف)مارکیٹ کمیٹی کوٹ لکھپت لاہور1976ء کوقائم کی گئی تھی۔

(ب)مذکورہ مارکیٹ کمیٹی کے ملازمین کی کل تعداد35ہے۔عہدہ اور گریڈوائز تفصیل(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)مذکورہ کمیٹی کی سال13۔2012میں آمدن کی تفصیل(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)غلہ منڈی کاہنہ اور نئی تعمیر شدہ سبزی و پھل منڈی کاچھا مارکیٹ کمیٹی کی ملکیت ہیں۔غلہ منڈی کاہنہ میں منقولہ پراپرٹی میں407کمیشن شاپس اور72پھڑیاشاپس قائم ہیں جبکہ مارکیٹ کا کل رقبہ 1045کنال ہے۔

(ہ)مذکورہ کمیٹی کی سال 13۔2012 کے مدوائزاخراجات اور ترقیاتی کاموں کی تفصیل (ہ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27فروری 2015)

گجرات: محکمہ زراعت کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3574: میاں طارق محمود: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت کے کون کونسے دفاتراور ونگ کام کررہے ہیں اور یہ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب)اس ضلع میں محکمہ ہذاکے کل ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈوائز بتائیں؟

(ج) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت نے سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی رقم خرچ کی ہے،اس کی تفصیل مدوائز بتائیں؟

(د)اس ضلع کی حدود میں محکمہ زراعت نے سال 12-2011 اور 13-2012 میں کتنی رقم فصلوں کے نمائشی پلاٹس کی کاشت پر خرچ کی؟

(ہ)اس ضلع میں مذکورہ سالوں کے دوران محکمہ نے کسانوں اور کاشتکاروں کی بہتری کے لئے کون کونسی خدمات سرانجام دیں؟

(و) محکمہ زراعت اس وقت اس ضلع میں کون کون سے منصوبوں پر کام کررہاہے،ان منصوبوں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(تاریخ وصولی 3جنوری 2014 تاریخ ترسیل 28مارچ 2014)

جواب

وزیرزراعت

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت کے 7ونگ کام کررہے ہیں جن میں شعبہ توسیع، شعبہ ریسرچ، شعبہ اصلاح آبپاشی، شعبہ فیلڈ، شعبہ پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنڑول آف پیسٹی سائیڈز، شعبہ اکنامکس اینڈ مارکیٹنگ اور شعبہ کراپ رپورٹنگ سروس شامل ہیں۔دفاتر اور جائے مقام کی تفصیل (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت کے کل 354 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کے عہدہ اور گریڈ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں محکمہ زراعت نے مذکورہ سالوں میں 22 کروڑ 07 لاکھ 12 ہزار 608 روپے کی رقم خرچ کی جس کی تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ زراعت نمائشی پلاٹوں کے لئے صرف تکنیکی معاونت فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا مذکورہ عرصہ میں نمائشی پلاٹوں پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ہ) مذکورہ سالوں میں محکمہ نے کسانوں اور کاشتکاروں کی بہتری کے لیے جو خدمات سرانجام دیں ان کی تفصیل (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) پنجاب حکومت نے "پنجاب میں آبپاش زراعت کی ترقی کا منصوبہ "(PIPIP) شروع کیا ہے جسے محکمہ زراعت کا شعبہ اصلاح آبپاشی زیر عمل لا رہا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت نہری کھالاجات اور بارانی علاقہ جات میں ٹیوب ویل کھالاجات (Irrigation Schemes) اور ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کی سکیمیں لگائی جا رہی ہیں۔ یہ ترقیاتی کام ضلع گجرات میں بھی جاری ہیں۔ اس منصوبہ کے تحت ٹیوب ویل کھالہ جات کیلئے 2 لاکھ 50 ہزار روپے فی سکیم اور ڈرپ / سپر نکلر نظام آبپاشی کیلئے کل لاگت کا 60 فیصد حکومت پنجاب فراہم کر رہی ہے۔ سال 14-2013 کے دوران ضلع گجرات میں سولہ (16) عدد ٹیوب ویل کھالاجات (Irrigation Scheme) اور تین (03) عدد نہری کھالاجات زیر تعمیر ہیں، جن کا تخمینہ لاگت مبلغ 73 لاکھ روپے ہے۔ اس سال ضلع گجرات میں 123 ایکڑ رقبے پر جدید نظام آبپاشی کی تنصیب کی گئی ہے۔ مزید برآں اِسی سال مذکورہ ضلع میں 20 لیزر یونٹ کسانوں کو فراہم کئے جا رہے ہیں جن پر مبلغ 2 لاکھ 25 ہزار روپے فی یونٹ کے حساب سے 45 لاکھ روپے بطور سبسڈی ادا کئے جا رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

## تحصیل تاندلیانوالہ میں پختہ کھالوں سے متعلقہ تفصیلات

*3735: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کتنی رقم سے کون کون سے کھال پختہ کئے گئے ہر کھال کی لاگت علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ب)سال 14-2013 کے دوران کتنی رقم اس مقصد کے لئے مختص کی گئی ہے اور اس سے کون کون سے کھال پختہ کئے جائیں گے؟

(ج)بقایا کچے کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کتنی رقم درکار ہے اور یہ کب تک حکومت پختہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 21جنوری 2014 تاریخ ترسیل 28مارچ 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف)سال 12-2011 اور 13-2012 کے دوران تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کل 11 کھالہ جات تعمیر کئے گئے جن پر 1 کروڑ، 62 لاکھ، 65 ہزار، 504 روپے خرچ ہوئے۔ان کھالہ جات کی تفصیل مع لاگت (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)سال 14-2013 کے دوران 1 کروڑ، 84 لاکھ، 96 ہزار، 616 روپے کی رقم مختص کی گئی ۔جس سے 9 کھالہ جات پختہ کئے جارہے ہیں۔تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)"پنجاب میں آبپاش زراعت کی بہتری کا منصوبہ" (PIPIP) کے تحت پورے صوبے میں پانچ سالوں (13-2012 تا 17-2016) میں زیادہ سے زیادہ کھالا جات کی اصلاح کی جائے گی بشرطیکہ متعلقہ زمینداران اس کام کے لئے درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کرلیں۔کھالہ جات پر خرچ ہونے والی رقم کا تخمینہ ان کے سروے اور ڈیزائن کے بعد لگایا جاتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26فروری 2015)

ضلع فیصل آباد: محکمہ زراعت کے جعلی ادویات کے دھندے میں ملوث ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*3868: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں محکمہ زراعت کے کتنے ملازم جعلی زرعی ادویات اور جعلی کھاد کی روک تھام کے لئے کام کررہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب)ان ملازمین نے جعلی ادویات اور جعلی کھاد فروخت کرنے والوں کے خلاف یکم جنوری 2013 سے آج تک کتنے چالان کئے گئے اور کتنے اداروں اور لوگوں کو پکڑا؟

(ج)ان ملازمین نے اس تحصیل سے جعلی کھاد اور جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے اس عرصہ کے دوران کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(تاریخ وصولی 03 فروری 2014 تاریخ ترسیل 14 اپریل 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحصیل تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں محکمہ زراعت کے 3 ملازمین جعلی زرعی ادویات اور جعلی کھاد کی روک تھام کے لئے کام کر رہے ہیں، جن کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

| نمبر شمار | نام | عہدہ | گریڈ |
|---|---|---|---|
| 1 | محمد شفیع | ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت (توسیع) | 18 |
| 2 | عامر رسول | اسسٹنٹ ڈائریکٹر پیسٹ وارننگ | 18 |
| 3 | محمد عمران | زراعت آفیسر پیسٹ وارننگ | 17 |

(ب)ان ملازمین نے درج بالا عرصہ سے لے کر تاحال 36 ایف آئی آر درج کروائیں، 1 چالان کیا 2 لوگوں کو گرفتار کروایا اور 1 لاکھ 35 ہزار روپے جرمانہ کیا۔

(ج)ان ملازمین نے اس تحصیل سے جعلی کھاد اور زرعی ادویات کی روک تھام کے لئے اس عرصہ کے دوران درج ذیل اقدامات اٹھائے۔

# جعلی کھاد کے 85 اور زرعی ادویات کے 94 نمونہ جات حاصل کئے جن میں سے ایک نمونہ ملاوٹ شدہ ثابت ہوا جس پر متعلقہ تھانہ میں مقدمہ درج کروایا گیا۔

# چار مرتبہ پیسٹی سائیڈ ڈیلرز ٹریننگ کا انعقاد کیا گیا۔

# فصلات کی پیسٹ سکاوٹنگ کے دوران کسانوں کی زرعی ادویات کی دستیابی اور کوالٹی سے متعلقہ شکایات کا ازالہ کیا گیا۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

## ساہیوال:ڈویژن بھر میں زراعت کے فارم سے متعلقہ تفصیلات

*4131: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)ڈویژن ساہیوال میں محکمہ زراعت کے فارم کون کون سے کہاں کہاں ہیں اور ہر فارم کا رقبہ کتنا کس کس گاؤں اور قصبہ میں ہے ؟

(ب)ان فارموں پر کس کس فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے ؟

(ج) ان فارموں پر کل کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، کتنے مستقل اور کتنے عارضی ہیں ؟

(د)ان فارم کے انچارج کون کونسے ہیں اور ان کے دفاتر کہاں کہاں ہیں ؟

(ہ)ان فارمز پر سال 2011-12ء اور 2012-13ء کے دوران کون کونسی فصل کتنی مقدار میں فروخت کی گئی اور اس سے کتنی آمدن ہوئی ؟

(و) ان فارمز کی کارکردگی کون کون چیکنگ کرتا ہے اور اس کی کارکردگی کا جائزہ کس طریق کار کے تحت کیا جاتا ہے ؟

(ز)ان فارمز کی کتنی اراضی کس کس کے پاس ناجائز قبضہ میں ہے ؟

(تاریخ وصولی 05 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 13 مئی 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف)ساہیوال ڈویژن میں محکمہ زراعت کے 11 فارم (بشمول 3 ذیلی فارم) ہیں تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ان فارموں میں فصلوں پر ریسرچ کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ان تمام فارموں پر کل 276 ملازمین کام کر رہے ہیں جن میں 221 مستقل اور 41 عارضی ہیں۔

(د)ان فارموں کے انچارج اور دفاتر کے مقام کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)ان فارمز پر سال 2011-12 اور 2012-13 کے دوران فصلات کی فروخت سے 3 کروڑ 63 لاکھ 14 ہزار 945 روپے کی آمدن ہوئی۔ سال وار / فارم وار تفصیل (ہ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و)ان فارمز کی کارکردگی کی چیکنگ اور جائزہ کا طریق کار کی تفصیل (و) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز)ان فارمز پر ناجائز قابضین کے ناموں کی تفصیل (ت) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

پنجاب سیڈ کارپوریشن کی کاشت کاروں سے کپاس کی فصل خرید سے متعلقہ تفصیلات

*4134: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا پنجاب سیڈ کارپوریشن کاشتکاروں سے کپاس کی فصل خرید کرتی ہے اور فصل کی قیمت کا 50 فیصد سے 80 فیصد تک کاشتکاروں کو فوری ادا کر دیا جاتا ہے جبکہ بقیہ رقم ایک تاریخ تک جب کاشتکار چاہے مارکیٹ ریٹ کے مطابق ادا کر دیا جاتا ہے یہ کس پالیسی کے تحت ہوتا ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ سہولیات پنجاب کے تمام کاشتکاروں کو فراہم کی جاتی ہے اگر نہیں تو پنجاب سیڈ کارپوریشن کتنے فیصد کاشتکاروں کو یہ سہولیات فراہم کرتی ہے؟

(ج) کیا حکومت پنجاب اس پالیسی کو کپاس کے علاوہ دیگر فصلات تک بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 05 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 13 مئی 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ہر سیزن کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن تمام Stake Holders کی مشاورت سے کپاس خریداری پلان جاری کرتی ہے۔ فصل کپاس کے لئے پلان میں "مدہ سسٹم" (Unfixed) رائج ہے جس کے تحت کسان کو 50 فیصد ادائیگی فوراً کر دی جاتی ہے جبکہ بقایا رقم 15 جنوری تک کے مارکیٹ ریٹ کے مطابق ادا کی جاتی ہے۔

(ب) مذکورہ سہولت کپاس کے ان تمام کاشتکاروں کو بلا امتیاز مہیا کی جاتی ہے جو کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے رجسٹرڈ کاشتکار ہوں یعنی کہ انہوں نے کپاس کا بیج پنجاب سیڈ کارپوریشن سے ہی خریدا

ہو۔ لیکن پنجاب سیڈ کارپوریشن ہر سال Procurement کا ایک ٹارگٹ متعین کرتی ہے اور ٹارگٹ سے زیادہ خریداری نہیں کی جاتی۔

(ج) ایسی تمام فصلات جن کی حکومت امدادی قیمت مقرر کرتی ہے ان پر "مدہ سسٹم" لاگو نہیں ہوتا۔ لہٰذا یہ سہولت صرف کپاس کے لئے مہیا کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

کپاس کی کاشت کے لئے صحت مند بیج فراہم کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*4568: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کپاس کی کاشت بڑھانے اور مقررہ اہداف پورا کرنے کے لئے صاف ستھرے صحت مند بیج اور کھادوں کی فراہمی کو یقینی بنانا متعلقہ محکمہ کی ذمہ داری ہے؟

(ب) اب تک صحت مند بیج / کھاد فراہم کرنے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل بتائی جائے، حکومت جعلی اور ملاوٹ شدہ زرعی ادویات کی فروخت کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 06 مئی 2014 تاریخ ترسیل 18 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) منظور شدہ اقسام کا صحت مند بیج کپاس کی کاشت میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اچھا بیج ہی اچھی فصل کا ضامن ہوتا ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن بیج کی فراہمی کے لئے ضروری اقدامات کرتا ہے اور محکمہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اور رجسٹریشن بیج کی رجسٹریشن اور معیار کے عمل کی نگرانی کرتا ہے۔ اس وقت تمام کھادیں وافر مقدار میں پنجاب بھر میں دستیاب ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کسانوں کو معیاری کھادوں کی فراہمی کے لئے بھرپور اقدامات کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں کھادوں کے نمونے حاصل کر کے تجزیہ کروایا جاتا ہے اور غیر معیاری نمونہ جات کے خلاف فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ مشکوک فیکٹریوں پر چھاپے مار کر جعلی کھادیں بنانے والوں کے خلاف بھی کارروائی کی جاتی ہے۔ سال 2014 کے دوران

جعلی ملاوٹ شدہ کھادوں کی فروخت وتیاری میں ملوث افراد کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| حاصل کردہ نمونہ جات | جعلی وغیر معیاری نمونہ جات | تعداد گرفتار شدگان | تعدادFIR | مقدار مال ضبط شدہ کلوگرام / لٹر | ضبط شدہ مال کی قیمت ملین روپے |
|---|---|---|---|---|---|
| 1265 | 61 | 37 | 100 | 54933 | 2.48 |

جبکہ معیاری بیج کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے محکمہ فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن ورجسٹریشن اپنے فرائض سرانجام دیتاہے اور غیر معیاری بیج فراہم کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔مارچ 2008 میں زرعی ادویات میں ملاوٹ کی شرح 18.7 فیصد پائی گئی جس کے سدباب کے لئے حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل فوری اقدامات اٹھائے۔

#صوبائی ٹاسک فورس کو بحال کیاگیااور ضلع کی سطح پر ڈی سی او کی صدارت میں ٹاسک فورس کی سب کمیٹیاں بنائی گئیں جن میں محکمہ زراعت، پولیس، سرکاری وکلاء، زرعی صنعت اور کسانوں کے نمائندے / افسران شامل کئے گئے۔

# ضلع بہاولپور میں چوتھی پیسٹی سائیڈز ٹیسٹنگ لیبارٹری بنائی گئی۔

# فوری FIR کے اندراج پیسٹی سائیڈز مقدمات کی صحیح پیروی کو یقینی بنایا گیااور مجرمان کو قانون کے مطابق سزائیں دلوائی گئیں۔

# ضلع میں زرعی ادویات کے مقدمات کی سماعت کے لئے ایک عدالت اور ایک دن مقرر کیا گیا تاکہ فیلڈ افسران / انسپکٹرز کسانوں کی فصلات کا معائنہ بھی باقاعدگی سے کر سکیں تاکہ ان کا فیلڈ ورک بھی متاثر نہ ہو۔

# ہر سال فصلوں پر زرعی ادویات کے عروج کے دنوں میں محکمہ زراعت کے 267 انسپکٹر اعلیٰ افسران کی رہنمائی میں باقاعدہ مہم چلاتے ہیں۔ان اقدامات کے باعث زرعی ادویات میں ملاوٹ کی شرح 18.7% سے کم ہوکر 31-12-2014 تک 3.88% رہ گئی ہے جس کو صفر کی سطح پر لانے کے لئے حکومت پختہ عزم رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

## ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد سے متعلقہ تفصیلات

*4657: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد میں گریڈ وائز اور اسامی وائز خالی اسامیوں کی کل تعداد 858 ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گریڈ ایک سے پندرہ تک کی خالی اسامیوں کی تعداد 678 ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ عرصہ دراز سے ان خالی اسامیوں کی وجہ سے شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(د) کیا حکومت ان اسامیوں کو ایمرجنسی کی بنیاد پر فوری FILL کرنے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 مئی 2014 تاریخ ترسیل 30 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد میں خالی اسامیوں کی کل

تعداد 2010۔10۔15 تک 858 تھی جواب بڑھ کر 899 ہو چکی ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد میں خالی اسامیوں کی کل

تعداد 2010۔10۔15 تک 678 تھی جواب بڑھ کر 679 ہو چکی ہے۔

(ج) یقیناً افرادی قوت کی کمی کی وجہ سے مشکلات پیش آتی ہیں لیکن محکمہ زراعت محدود وسائل میں

رہتے ہوئے اپنے ٹارگٹ حاصل کر رہا ہے۔

(د) محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات میں خالی اسامیوں کو بھرتی پر پابندی ختم ہوتے ہی پُر کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

## وفاقی حکومت کی جانب سے پنجاب کو نیشنل پروگرام فار امپرومنٹ آف واٹر کی مد میں فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*4667: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(لف) وفاقی حکومت نے 12-2011ء سے اب تک پنجاب کو نیشنل پروگرام فار امپرومنٹ آف واٹر کورسز کے لئے کتنے فنڈز فراہم کئے؟

(ب) ان فنڈز سے اب تک کون کونسے منصوبہ جات شروع کئے گئے؟

(ج) کتنے منصوبہ جات مکمل ہوگئے ہیں اور کتنے ابھی تک تکمیل کے مراحل میں ہیں، یہ کب تک مکمل ہونگے؟

(د) ان منصوبہ جات پر کتنی کتنی رقم خرچ ہوئی، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 20 مئی 2014 تاریخ ترسیل 30 جون 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) "نیشنل پروگرام فار امپرومنٹ آف واٹر کورسز" مالی سال 04-2003 سے مالی سال 12-2011 تک تھا جو کہ 2012-06-30 کو مکمل ہوگیا لہٰذا وفاقی حکومت کی طرف سے 12-2011ء میں پنجاب کو کوئی فنڈز فراہم نہ کئے گئے البتہ پچھلے سالوں کے بقیہ 31 کروڑ 11 لاکھ 63 ہزار روپے کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے استعمال کیے گئے۔

(ب) جیسا کہ جزو الف میں واضح کیا گیا ہے کہ پچھلے سالوں کے بقیہ فنڈز کو کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے استعمال کیا گیا۔ جن سے 253 کھالہ جات کو مذکورہ سال میں مکمل کیا گیا۔

(ج) مذکورہ پروگرام کے تحت کل 18,471 کھالہ جات اور 3,734 آبپاش سکیمیں (Irrigation Schemes) کو منصوبہ کی مدت تکمیل یعنی 2012-06-30 تک مکمل کیا گیا۔ اس کے بعد اس پروگرام کے تحت کوئی کھالہ زیر تکمیل نہ ہے۔

(د) جزو (ج) میں دیئے گئے منصوبہ جات کے لئے کل 15 ارب 74 کروڑ 23 لاکھ 73 ہزار روپے فراہم کئے گئے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

## ساہیوال: مارکیٹ کمیٹی سے متعلقہ تفصیلات

*5047: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2011-12ء سے 2013-14ء تحصیل ساہیوال اور تحصیل چیچہ وطنی میں مارکیٹ کمیٹی نے جو ڈویلپمنٹ کروائی ہے اس کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل ساہیوال میں غلہ منڈی و فروٹ منڈی شہر سے باہر شفٹ کی جا رہی تھی جس پر تاحال عملدر آمد رکا ہوا ہے اس کی وجہ بیان کی جائے، کتنی اراضی ایکوائر کی گئی ہے نیز کب تک شفٹنگ مکمل ہو جائے گی، مزید حکومت کی قیمتی اراضی جو زراعت فارم 92/9ایل کی اراضی کو بے آباد / ویران کرنے کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 28 جون 2014 تاریخ ترسیل 12 اگست 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) چونکہ تحصیل ساہیوال کی سبزی، پھل اور غلہ منڈی کی منتقلی کا عمل جاری ہے جس وجہ سے پرانی منڈی میں مذکورہ عرصے کے دوران کوئی ترقیاتی کام نہ ہوا۔ مارکیٹ کمیٹی چیچہ وطنی میں ترقیاتی کام کی ضرورت نہ ہونے کی وجہ سے مذکورہ عرصے میں ترقیاتی کام نہ ہوئے لیکن ضرورت پڑنے پر ترقیاتی کام کروادیا جائے گا۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ تحصیل ساہیوال میں سبزی، پھل اور غلہ منڈیاں شہر کے باہر منتقل کی جا رہی ہیں جس کے لیے حکومت نے 402 کنال 10 مرلے رقبہ پنجاب زرعی مارکیٹنگ آرڈیننس 1978 کے سیکشن 29 کے تحت حاصل کر لیا ہے اور نئی جگہ پر ترقیاتی کاموں پر تخمینہ لگانے کے بعد تعمیر کا ٹھیکہ قواعد کے مطابق دے دیا گیا ہے۔ اس کام کا ورک آرڈر مورخہ 31-01-2015 کو جاری کیا جا چکا ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل ایک سال میں ہو جائے گی۔

یقیناً نئی منڈی کے قیام سے مذکورہ حکومتی اراضی کی قیمت اور اہمیت بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 27 فروری 2015)

## ساہیوال: سستے بازاروں سے متعلقہ تفصیلات

***5049: جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں دوسرے شہروں کی طرح ساہیوال شہر میں بھی سستے بازار یا رمضان بازار لگائے جاتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر میں تو پہلے ہی ہر چیز کی سہولت موجود ہوتی ہے کیا حکومت ساہیوال کے بڑے دیہاتوں بالخصوص پی پی 222 کے بڑے موضع جات بہادر شاہ، محمد پور، کمیر ٹاؤن، اڈہ چھپل میں بھی رمضان بازار لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ جگہوں پر سستے بازاروں کو لگانے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 28 جون 2014 تاریخ ترسیل 12 اگست 2014)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) تحصیل ساہیوال میں 4 عدد رمضان بازاروں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جس میں کمیر ٹاؤن بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ دو عدد سستے بازار، ماڈل بازار ساہیوال اور سبزی منڈی ہائی سٹریٹ ساہیوال ہفتے میں تین بار لگائے جاتے ہیں۔ بڑے موضع جات میں رمضان بازار لگانے کے فیصلے میں متعلقہ ڈی سی او صاحبان کے ساتھ محکمہ زراعت اپنا مکمل تعاون کرے گا۔

(ج) اس جز کا جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 فروری 2015)

## زرعی زمینوں کی ہمواری کے لئے بلڈوزر سے متعلقہ تفصیلات

***5245: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) زرعی زمینوں کی ہمواری اور آبادکاری کے لئے محکمہ نے تحصیل فورٹ عباس میں کتنے بلڈوزر اور مشینری دی ہے؟

(ب)اس میں کتنے بلڈوزر درست حالت میں کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب کھڑے ہیں؟

(ج)چولستان اور نئی زمینوں کی آبادکاری کے لیے کیا موجودہ بلڈوزر اور مشینری جملہ ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں؟

(د)کیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے 1993 کے بعد کوئی نئی مشینری خرید نہ کی ہے؟

(ہ)کیا محکمہ مزید مشینری خرید کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے اگر ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 28 اکتوبر 2014 تاریخ ترسیل 9 جنوری 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف)زرعی زمینوں کی ہمواری اور آبادکاری کے لیے محکمہ زراعت تحصیل فورٹ عباس کے پاس تین بلڈوزر موجود ہیں۔

(ب)مذکورہ تینوں بلڈوزرز چالو حالت میں ہیں۔

(ج)تحصیل فورٹ عباس کا بیشتر رقبہ غیر آباد ہے جس کے لیے تین بلڈوزر ناکافی ہیں لیکن ضرورت کے مطابق دوسرے اضلاع سے بھی بلڈوزرز منگوا لیے جاتے ہیں۔

(د)جی ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ نے 1993ء کے بعد نئے بلڈوزر نہیں خریدے ہیں۔

(ہ)نئے بلڈوزر خریدنے کا معاملہ حکومت پنجاب کے زیر غور ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)</u>

<u>فیلڈ اسسٹنٹ کی بھرتی کا مسئلہ</u>

*5631: <u>الحاج محمد الیاس چنیوٹی</u>: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت میں فیلڈ اسسٹنٹ کے لئے مطلوبہ تعلیمی معیار کیا ہے اور اس کی محکمانہ ذمہ داری کیا ہوتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں فیلڈ اسسٹنٹ کی 700 سیٹیں خالی پڑی ہیں جس کی وجہ سے کاشتکاروں کو بروقت ضروری مشورے نہیں دیئے جا سکے اور فصلات کا ناقابل تلافی نقصان ہوتا رہتا ہے؟

(ج)اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت فیلڈ اسسٹنٹ بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجہ بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی 26 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 13 فروری 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت میں فیلڈ اسسٹنٹ کے لیے مطلوبہ تعلیمی معیار میٹرک سائنس اور اس کے بعد 3 سالہ ڈپلومہ (DAS) جو کہ محکمہ زراعت کے ان سروس ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سے حاصل ہوتا ہے۔

اس کی محکمانہ ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:۔

1۔ زرعی ماہرین سے تیار کردہ مختلف فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی کو کاشتکاران تک پہنچانا۔

2۔ کاشتکاروں کے مسائل اپنے سینئر افسران کو بتانا تاکہ زرعی ماہرین سے حل تلاش کرایا جاسکے۔

3۔ زرعی مداخل کی کمی کے بارے میں رپورٹ اعلیٰ حکام کو دینا۔

4۔ زرعی سروے اور اعداد و شمار کے بارے میں آگاہ کرنا۔

5۔ مختلف فصلات کے لیے گاؤں گاؤں کسانوں کی تربیت کے لیے کاشتکاروں کی شمولیت کو یقینی بنانا۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔ یقیناً افرادی قوت کی کمی سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن محکمہ زراعت محدود وسائل میں رہتے ہوئے اپنے ٹارگٹ حاصل کر رہا ہے۔

(ج) یقینا بھرتیوں پر پابندی ختم ہوتے ہی خالی اسامیوں کو جلد از جلد پُر کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 26 فروری 2015)

گجرات: سبزی منڈی ڈنگہ کی شہر سے منتقل کے بارے میں تفصیلات

*5637: میاں طارق محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں کتنی سبزی منڈیاں کہاں کہاں واقع ہیں اور یہ کس کس مارکیٹ کمیٹی کے علاقہ میں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ زیادہ تر سبزی منڈیاں پرائیویٹ جگہوں پر واقع ہیں، جس کی وجہ سے دکانداروں سے پرائیویٹ جگہوں کے مالکان کافی پیسے وصول کرتے ہیں؟

(ج) اس وقت سرکاری جگہ پر کتنی منڈیاں ہیں اور کتنی پرائیویٹ جگہ پر ہیں، کیا سبزی منڈی کی تعمیر کرنے کے لئے کوئی منصوبہ زیر غور ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ڈنگہ سبزی منڈی زبوں حالی کا شکار ہے، کیا حکومت کا اس سبزی منڈی کو بہتر بنانے کا کوئی منصوبہ زیر غور رکھتی ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈنگہ سبزی منڈی بازار اور شہر کے درمیان ہے جس کی وجہ سے تمام گندگی سبزی منڈی میں ہی پڑی رہتی ہے۔ کیا حکومت اسے شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 29 دسمبر 2014 تاریخ ترسیل 13 فروری 2015)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع گجرات میں کل سات سبزی و پھل منڈیاں قائم ہیں جن میں سے 2 سرکاری اور 5 پرائیویٹ ہیں جن کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| سبزی منڈی مراڑیاں بائی پاس گجرات | سرکاری | سبزی و پھل منڈی ڈنگہ | پرائیویٹ |
| سبزی و پھل منڈی جلالپور جٹاں | سرکاری | سبزی و پھل منڈی سرائے عالمگیر | پرائیویٹ |
| سبزی و پھل منڈی جلالپور جٹاں | پرائیویٹ | سبزی منڈی لالہ موسیٰ | پرائیویٹ |
| سبزی و پھل منڈی کوٹلہ ارب علی خاں | پرائیویٹ | | |

(ب) جی ہاں! زیادہ تر منڈیاں پرائیویٹ جگہوں پر قائم ہیں۔ پرائیویٹ منڈیوں کے مالکان اپنی دکانیں فروخت کر کے وہاں سے جا چکے ہیں۔ یہ مالکان دکانداروں سے کسی قسم کی کوئی وصولی نہیں کرتے تاہم مارکیٹ کمیٹی دکانداروں سے قواعد کے مطابق مارکیٹ اور لائسنس فیس وصول کرتی ہے۔

(ج) ڈنگہ منڈی شہر کے وسط میں واقع ہے جس کا رقبہ صرف 3 کنال ہے جہاں پر ٹریفک اکثر جام رہتی ہے۔ اس لیے منڈی کا کوڑا کرکٹ شہر سے باہر لے جانے میں دشواری رہتی ہے۔ علاوہ ازیں کاروباری لوگوں کے رش کے باعث کبھی کبھی صفائی کے عمل میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مارکیٹ کمیٹی نے اپنے قلیل وسائل سے اس منڈی میں 2 عدد خاکروب مقرر کیے ہوئے ہیں جو صبح اور بعد از دوپہر صفائی سرانجام دیتے ہیں۔

(د)یقیناً بہتری کی کوئی تجویز موصول ہونے پر حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ہ)اس منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لیے موزوں جگہ کی تلاش جاری ہے۔زمین میسر آنے پر اس کی منتقلی عمل میں لائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 27فروری2015)

| | |
|---|---|
| لاہور | رائے ممتاز حسین بابر |
| مورخہ 28فروری2015 | سیکرٹری |

بروز پیر 2۔مارچ 2015ء محکمہ زراعت کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

| نمبر شمار | نام رکن اسمبلی | سوالات نمبر |
|---|---|---|
| 1 | جناب احمد خان بھچر | 2990۔2991۔4238۔4239۔2992 |
| 2 | محترمہ راحیلہ انور | 1183۔1190 |
| 3 | ڈاکٹر نوشین حامد | 1843۔1224 |
| 4 | محترمہ نبیلہ حاکم علی خان | 3619۔4130۔4131 |
| 5 | ڈاکٹر سید وسیم اختر | 2458۔2459 |
| 6 | میاں طاہر | 3153۔3154 |
| 7 | جناب شہزاد منشی | 3416۔3572 |
| 8 | میاں طارق محمود | 3574۔5637 |
| 9 | جناب جعفر علی ہوچہ | 3735۔3868 |
| 10 | جناب امجد علی جاوید | 4134 |
| 11 | سردار علی رضا خان دریشک | 4568 |
| 12 | محترمہ خدیجہ عمر | 4657۔4667 |
| 13 | جناب محمد ارشد ملک،ایڈووکیٹ | 5047۔5049 |
| 14 | جناب محمد نعیم انور | 5245 |
| | الحاج محمد الیاس چنیوٹی | 5631 |